باراول

جولائی ۱۹۲۸ عیسوی

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر

صادق پریس احاطہ کمال الجمال کا گنج لکھنؤ میں چھپا

دیوان حسن

باہتمام

محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لکھنؤ

احاطہ کمال جمال رکابگنج

صادق پریس لکھنؤ میں چھپا

بار اول

ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء

(انتخاب اصلی)

دیوان چرکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھتا ہون خال سے رخسار جانا کا تپاک
گو ہا چھپی ہوگی اکدن گو ہی گھرا آبدست
فاتحہ گو گل جلا کے دین گے گو گا [illegible] کا
دشتِ وحشت خیز کو کوسون کے ہلے ہو گئے
آکے پاخانے مین کیسی بیچیا بتے ہین [illegible]
[illegible] اس ترک کو
گھیرے ہی رہتی ہین [illegible]

بڑھ گیا ہندو سے اے چرکین مسلمان کا تپاک
مدعی کو گو مین نہلائے گا جانا [illegible]
کم ہو غیرون سے اگر [illegible] جان کا تپاک
[illegible] باقی رہا وہ جیب دامان کا تپاک
پائخانے سے رہی کیا جسم عریان کا تپاک
لیدیون سے بڑھ گیا ہے شیر لستان کا تپاک

موتنے مین تم چلی پھسکی جو کوئی چھوڑ دو
برقِ باران سے نہ چھوٹے ابر باران کا تپاک

جم جائے جبکہ یاد مین اس دلربا کا رنگ
سمجھون عروسِ باغ کے ..لہو
جب سے بڑھا ہی شیخ کا مہتر پسر سے ربط
پاخانہ اس کے فیض سے رشکِ چمن بنا
اس نے عفران لباس کے ہگنے مین یاد ہے

اڑ جائے پھر تو بلبل رنگین نوا کا رنگ
جس دم دکھائے ہاتھ مین وہ گل حنا کا رنگ
بدلا ہے گو ہا جیسی جیسی سے انکی قبا کا رنگ
گندہ بہار مین بھی نہ بدلا ہوا کا رنگ
سرگن مین کیا عجب ہے جو ہو کہربا کا رنگ

ہر دست مین خلال کی صورت نظر پڑے
جم جائے گنجیفہ مین جو اس بیوفا کا رنگ

اُس گلبدن کے عشق مین چڑیین بھرون وہ اا
اُڑ جائے مثل چمن کی ہوا کا رنگ

نیم بسمل نہ اُسے چھوڑ کے گھر جا قاتل
موت کی دھار سے بدتر مین سمجھتا ہون اُسکو
سہمگین ہو گئی ایسی مری صورت دم نزع
دیکھ لیتا کہین مشہور نہ ہو جائے تو
قتل کی غیر نجس کے ہو اگر دلمین اُمنگ
دست پر دست چلے آتے ہین جلد

رقص چڑکین کا ذرا دیکھ تماشا قاتل
کسکو دھمکاتا ہے چمکا کے دو دھارا قاتل
ہگ دے دہشت سے جو دیکھے مرا لاشا قاتل
میرے لاشہ پہ نہ رو بیٹھ کے اتنا قاتل
زہر قاتل مین بجھا اتنا تو تیغا قاتل
تیرے بیمار کا اب حال ہے پتلا قاتل

دست بردار ہان باتو نسے آجائے
قتل چڑکین کو نہ کر گو نہ ایسا قاتل

ہگ دیتے ہین سر ان کے عتاب سے ہم
تنگ آئے ہین دنیا کی گو ہا چھی سے
فلک ہو طشت ستارے ہون ٹھیکلے گو کی
ہو اسکی کھڈی مین صرف اپنی کالبد کی خاک

کہ چون بھی کر نہین سکتے ہے جناب سے ہم
ہو قبض روح نجس چھوٹین اس عذاب سے ہم
جو گو کے چھوت کو نسبت دین آفتاب سے ہم
یہ چاہتے ہین زمانہ کے انقلاب سے ہم

لگے گا دل کبھی چڑکین تو وصف جانان مین
کہین گے شعر کئی اور آب و تاب سے ہم

ہے دل کو اُلفت لفِ بتان نہین معلوم
ہے گو بھری سفرہ کا وصف کس طرح بیان
و چرخ بر ین طشت گلستان کھڈی

مُردے اُٹھتے ہین کیون ہر زمان نہین معلوم
غلیظ کیون ہے ہماری زبان نہین معلوم
لگے گا کونسا شوکت نشان نہین معلوم

بیٹھیں گے شیخ جی عمامہ بیچکر مئے ناب
امیدِ زیست مجھے مہربان نہیں معلوم

ہوئی ہے زلف کے سودے میں اسقدر پیچش
امیدِ زیست مجھے مہربان نہیں معلوم

ہمارے پاس بناتا ہے گھر جو اے منعم
ہمارے ہگنے کی کیا داستان نہیں معلوم

ہمیشہ رہتے ہو بیت الخلا میں تم چرکین
جہان میں کس کو تمہارا مکان نہیں معلوم

تمہارے ہجر نے صالح کیا جناب ہمیں
عمل کے دست کی بدتر ہے اب شراب ہمیں

نہ پایا اس سے کبھی اپنی گفتگو کا جواب
وہاں یار نظر آیا لاجواب ہمیں

دماغ کو یہ خوشی آتی ہے اُسکے موت کی بو
کبھی نہ سونگھے اگر دے کوئی گلاب ہمیں

سڑی کی طرح سے گو تھاپتے پھریں کب تک
جمال اپنا دکھا دے پری شتاب ہمیں

کبھی پلید کبھی گھیل اور کبھی پھر مل
ہر ایک آن نئے ملتے ہیں خطاب ہمیں

ڈرے پیٹ میں اُٹھیں نہ کسطرح چرکین
کسیکی زلف کا یاد آیا پیچ و تاب ہمیں

کپڑے چرکین جب بدلتی ہیں
عطر کے بدلے موت ملتے ہیں

نہیں کہتے ہیں غیر ہم کو بُرا
اپنے منہ سے وہ گو اُگلتے ہیں

کس شجر کے ثمر ہیں سیب ذقن
نہ تو سڑتے ہیں یہ نہ گلتے ہیں

بزم جاناں میں یاد تا ہے جو غیر
ہر طرف کی اشارے چلتے ہیں

تیرے بیمار کے تلے غمخوار
پوتڑے دمبدم بدلتے ہیں

طبع چرکین بھی طرفہ سانچا ہے
گو کے مضمون حسن میں ڈھلتے ہیں

سگِ دنیا جو ہیں کب جو دو سخا رکھتے ہیں
گو بھی بلی کی طرح سے وہ چھپا رکھتے ہیں

یار کی زلف مین جو بیٹھ کے روغن کرین
ایسے ہم لوگ کہان بخت رسا رکھتے ہین

پائخانے مین کیا کرتے ہین غیبت میری
منہ وہ سنڈاس سی وہ چند سڑا رکھتے ہین

ہم بھگا دینگے تجھے چون و چرا چھوڑ دی غیر
سن گو یورے تجھی یہ بات سنا رکھتے ہین

پیچ کے سر سے لوا سنج ہین مرغانِ چمن
یاد دیا داس گل خندان کو رجھا رکھتے ہین

گو ہا چھی چھی کے سوا کچھ نہین حاصل اس شیخ
گو وہ کھاتے ہین جو امیدِ وفا رکھتے ہین

شیخ جی کھاتے ہین افیون کی گولی
پہلے سابون کے شافون کو بنا رکھتے ہین

اور بھی خوبیِ تقدیر سے ہو جاتا ہے قبض
انھین دست آتے ہین جب غیر دوا رکھتے ہین

گوز کی بو سے معطر رہے چرکین کا دماغ
تجھ سے امید یہ اے بادِ صبا رکھتے ہین

دم گریہ جو بدرو یار کی ہم یاد کرتے ہین
مرے اشکون کے ریلے نالون کی فریاد کرتے ہین

سمجھتا ہے اسے گوزِ شتر بے درد محفل مین
پس جنازہ کرضِ بوسے فریاد کرتے ہین

رقیبون سے تو قادر وہ ملا ہے اسقدر ان کا
مصاحب جان کر بیت الخلا مین یاد کرتے ہین

نجس ہے بیٹ مرغانِ حرم کی یا کہ پاکیزہ
نہین اے شیخ صاحب آپ کیا ارشاد کرتے ہین

ٹھائے گو مرا کیونکر نہ مجنون دشت وحشت مین
سعادتمند لڑکے خدمتِ استاد کرتے ہین

طلن سیجانے انکی کر دیا مجبور یون مجھکو
چلے جاتے ہین ہگتے یاد تے جب یاد کرتے ہین

بدل دو روکہ چرکین بیٹھ کر... بجاتا ہے
چھری جسوقت گوگا پیر کے استاد کرتے ہین

[illegible]کانا اسے گوز شتر بھی ہو گیا
یا وہ پھر پھر اب مزاج صاحب مخمل ہوا

[illegible]ہوا گندگی کرا دل غیر سنگ سیرت کا بھی
چاہ نخشب وہ ذقن تھا پھر چہ بابل ہوا

[illegible]شتہ ور رفع ہے مصرع پھر پڑھو چرکین اسکے
پھر یہ گو عنبر بنا اور پھر پسندِ دل ہوا

دنیا کی نجاست سی بری گوشہ نشین ہی
ہین گوے جہان ڈھیر وہان خرمن گل تھی
اپنے ہی سڑے ٹکڑون پہ کی ہمنی قناعت
... پھول ہے اس کا رخ رنگین
سدون کو کبابون سی اگر دیجے تشبیہ

رغبت نہ کرے گو یہ کبھی زاغ کمان کا
کب بشر قدم باغ مین آیا تھا خزان کا
چکھانہ منجن کسی نواب کے خوان کا
پایا نہ پتہ ہمنے کبھی اس کے نشان کا
پاخانہ مین عالم ہو کبابی کی دوکان کا

چرکین مرے کوچہ مین کہین رہنے نہ پاوے
مہتر یہ یہی حکم ہے اس آفتِ جان کا

مہر و وفا کے بدلے ستم یار نے کیا
پھر گفتگوے پوخ لگی آنے بیچ مین
گو مین نہائے خوب جھاڑے کہی کمال

چرکین اثر یہ آہ شرر بار نے کیا
پھر گوزہ بند یار کی گفتار نے کیا
بوسہ طلب جو یار سے اغیار نے کیا

گو دابھی ہڈیون کا جلاکر کیا ہی خاک
چرکین سے یہ سلوک تپ خار نے کیا

تو نے آنا جو وہان غنچہ دہن چھوڑ دیا
عطر کی بو سے معطر ہوا بلبل کا دماغ

گل پہ پیشاب کیا ہمنے چمن چھوڑ دیا
گوز اک تو نے جو اے غنچہ دہن چھوڑ دیا

خوب سا تیلا لگے گا شیخ رندہ جہل ہے
یار بن ہر گل گلِ آدم سی اور گوز اچمن
ہی متوڑا طفل اشکِ غیر دامن ہین نے
خوب سا گو تا کہ م چھلے شہر بین ہولی کے دن

و و ملا حب ہے سلاطین حب ...
گو کی بو آتی ہے اے بلبل بہار ...
موت بھر جاوے گا پاکیزہ تر ...
چھل یہ آتی خیال کا فی ...

یاد والدین ساہی چرکین تا زسے بولا وہ شوخ
دب گیا ہوگا وہ گھوڑے کے خس وخاشاک مین

کام تیرا غیر کو ہے بزم جانان مین نہین
موت آگے کہتا ہی ہمسے اپنے کوچہ مین وہ گل
غزہ کرنا گو ہے کھانا ہے برابر جان تو
یار بن گھورا نظر آتا ہی سب صحن چمن
اس رخ روشن کے آگے صاف گوبر کا ہی چھوٹ

لوطی نامرد کی جا باغ رضوان مین نہین
اس روش کی آج کوئی گلستان مین نہین
ہی سگ ناپاک گر اخلاق انسان مین نہین
میرے ... ہین سنبل گلستان مین نہین
نام کو بھی تو زبانی مہربان مین نہین

کوچہ مین اس برق وش کے مجکو لیجائے بہار
اتنی بھی توفیق چرکین آب باران مین نہین

چرکین غرض نہین گل و گلزار سے ہمین
بھرتل کبھی پلید کبھی اور لڑ کبھی
کرتا ہون عرض حال تو کہتا ہی گو نہ کھا
گو دی سمیت جل کے ہو چونا ہر استخوان

مطلب ہی پاخانہ دلدار سی ہمین
لاکھون خطاب ملتے ہین سرکار سی ہمین
ہوتا ہی درد سر تری گفتار سی ہمین
امید ہی آہ شرر بار سے ہمین

تا عمر دسترس نہ ہوا اس پہ ایک دن
چرکین کو عشق اس بت بے پیر سے ہوا

کاش گو رے سی ہو قسمت کا تری زر پیدا
رفع حاجت کو گئے شہر سے جنگل کو جو ہم
گردن شیخ پہ رندون نے رکھا بار گناہ
گا وہی غیر سے تھپوائے ہی اُپلے اس سے
گو نہ کھا پوچ نہ رندون کو سمجھ جھوٹ نہ بول
کوچہ یار مین پھولا ہے جو گو کر متا
اس سے رحمت خانہ کی دیوار پہ نکل کر پہنچے

تو بھی چرکین چلین نیاریون کا کر پیدا
اپنا گو کھانے کو وان بھی ہو گو پیدا
کھاد اٹھوانے کو اچھا یہ کیا خر پیدا
گاؤخانہ مین ہو ہر روز ہو گوبر پیدا
صوفیا ہوش مین آ عقل و خرد کر پیدا
بلبلون ہوگا نہ پھر ایسا گل تر پیدا
لید گر تو رفلک کی ہو زمین پر پیدا

کیچوے دست مین آتے نہین سحش ہن مجھے
عشق گیسو کے سبب سے ہوی ہین پر پیدا

وصف گیسوے معنبر مین غضب چرکین نے
گو کے مضمون کئے عنبر سے بھی بہتر پیدا

چمن مین پھینکا اُس گل نے جو اٰنجی کے ڈھیلے کو
کلیلا بن کے لوٹرا اُسکدانہ اس بلبل کا
قلم اپنا نہ کیونکر مشک ہوی وصف لکھنے مین
ختن ہی جین گیسو مشک ہی نافہ ہی کاکل کا
ٹپکتا رنگ گل ہر عضو سی ہی بلبے رنگینی
گلاب قسم اول کیون نہو پیشاب اُس گل کا

لگا ہے ..... اینڈی بولا بدلگامی سے
کہا جب مین نے کیا ہی حسن ہی شان و تجمل کا

سروہی کھینچ کے قاتل جدھر کو جا نکلا
ہگا ہگا دیا سب کو ...... نکلا
نظر پڑے جسے وہ ہاتھ اسکو دست چھٹ پڑ
کبھی جو باغ سے مل کر وہ گل حنا نکلا
یہان تلک تو رہا ضبط دار عشق مجھے
نہ انجمن مین کبھی گوز بھی مرا ... نکلا

پڑا ہے صورت مردار جس جگہ چرکین
کبھی نہ لید اُٹھانے بھی کوئی آ نکلا

اس گلعذار کا جو گذر نا گمان ہوا
فیضِ قدم سے گھورا ہرا اک گلستان ہوا
مرغ چمن کا نالہ اُڑا دو نگا یار سا
گو کھانے کے عبث وہ مرا ہم زبان ہوا
میرے نہ کان پھوڑیئے لیس گوڑ کھایئے
بولا وہ ناز سے جو مین گرمِ فغان ہوا
بیتاب آکے جو پس دیوار کو چلے
بیت الخلا تمھارا ہمارا مکان ہوا
گو کھانے پھر نہ آئین کے اغیار سگ سرشت
بیت الخلا کا بند اگر نا بدان ہوا

گو مین نہائے خیر نہانے کو جب وہ شوخ
چرکین کے ساتھ جانبِ دریا روان ہوا

ہگ چکے خون عاشق ناشاد
اب کوئی اور رنگ لائے فراق

اس نے سیکھے اگھوریون کے چلن
کیون نہ چرکین کو آکے کھائے فراق

بھلا کیونکر نہ آئے دست اے چرکین مجھے خون کا
دکھائے گا اگر وہ بحر خوبی چشم کی گردش
یہ گو کھانا ہے جو دولت کما کر جمع کرتے ہین
ہزارون پیچ اٹھیں پیٹ مین دہشت سے ہگ مارے

تصور جب بندھے ہگنے مین اسکے روئے گلگون کا
یقین ہے حوض ہو جائے گا سفرا پیر گردون کا
سنا تمنے نہین کیا غافلون افسانہ قارون کا
سنے گر سانپ افسانہ بتون کی زلف شبگون کا

نہ کرنا عشق اسکے خال مشکین سے کبھی چرکین
نہایت... پھاڑیگا تری یہ نشہ افیون کا

پاخانہ وہین ہو گیا گلزار تمھارا
وہ کون ہے جس سے نہین قارورہ ملا ہے
ناپاک ہین اغیار تم ان کو نہ کرو قتل

کھڈی مین گرا لوٹ کے جب ہار تمھارا
بندے ہی پر موقوف نہین پیار تمھارا
ہووے گا نجس خنجر خونخوار تمھارا

پیدا ہون ہر اک دانے کی جا سیکڑون خرمن
گو مول لے چرکین جو زمیندار تمھارا

بیت الخلائے یار مین کیا غیر جا سکے
پیشاب سے منڈائین نہ کیون داڑھی شیخ جی
پھولے پھلے ہر اک شجر خشک باغبان

دہشت سے گو ز بند ہے اس نابکار کا
رندون کو دھوکا ہوتا ہے موئے زہار کا
تھالون مین گو پڑے جو مرے گلعذار کا

نہ غیر کوئی سنے اے یار ربط کر پیدا
جو ایک دست بھی آئے تو جان جاتی ہے

نہین زمانہ مین ایسا کوئی بحر پیدا
ہوا نے آج کل ایسا کیا اثر پیدا

چمن میں جاتا ہوں تجھ بن تو بوئے گل سے مرا
دماغ سڑتا ہے ہوتا ہے درد سر پیدا

دیکھ اس گوہر نایاب پیشاب کی بوند — جو ہری نام نہ لے اور نہ سلطان تیرا
قمریاں موتنے جائیں نہ کبھی سرو کی پاس — گر چلن دیکھیں جو ہی سرو خرامان تیرا

کیا کہیں تجھ سے کہ کیا کیا ہوئی چرکین کو ہوس
پائخانے میں بدن دیکھ کے عریان تیرا!

مہربان چرکین پہ گر مہتر پسر ہو جائیگا — اپنا بھی بیت الخلا میں اسکے گھر ہو جائیگا
موتنے میں آیا گر دندان جانا کا خیال — جو گرے کا موت گا قطرہ گہر ہو جائے گا

جلوہ فرما ہو اگر گھورے پہ وہ خورشید رو
چھوٹ گو کا غیرتِ قرص قمر ہو جائے گا

مجھ سے جو چرکین وہ خفا ہو گیا — رعب سے پیشاب خطا ہو گیا
تونے نہ اسہال میں پوچھی خبر — دستوں سے یہ حال مرا ہو گیا
ہگ دو یا دہشت سے شب ہجر مے — دم مرا جینے سے خفا ہو گیا
توڑتے ہو گوز سے اپنا وضو — شیخ جی صاحب یقین کیا ہو گیا
طائر زار مدح اغیار بھی — گوز کے مانند ہوا ہو گیا
شوخی میں اے شوخ ترا رنگ جو — رنگ وہ رنگ حنا ہو گیا

سبزہ خط آیا جو چرکین کو یاد
زخم جگر ادھر ہرا ہو گیا

غیر کا دھک سے ہوا دل کون سمجھا جو ہوا — گو جو گیسو میں مجکو دیکھ مو کے جون ہوا
غیر کو بیت الخلائے یار کی خلعت ملی — دیتے ہیں مہتر گل آدم اسے نذرانہ آج

نعمتین دنیا کی سب کل تک میسر تھین جنھین
لید مین کا بھی نہین ملتا ہے ان کو دانہ آج

خوب سوجھی ہگ ہی تیز گو اُچھلتا فرش پر
بھاگئے گر فیخ جی محفل سے بتیا بانہ آج

وصل کا وعدہ کیا بیت الخلا مین یار نے
پنجۂ مژگان سے جھاڑا چاہیئے پاخانہ آج

خواہش آرائش گیسوئے چرکین یار کو
چاہیئے پنجہ کی ہڈی کا بنا دین شانہ آج

بے ڈول ہے کچھ آپ کے بیمار کی طرح
گھورے پہ اس کا حال ہے مردار کی طرح

منہ پر ہمارے چھوڑ دین آتے ہی پھسکیان
طرفہ نکالا آپ نے یہ پیار کی طرح

چرکین دل اسکے نذر کرون اس ادا کے ساتھ
ہگ دے جو میرے یار طرحدار کی طرح

جو شگفتہ رہے رخسار و قد دلبر پر
کبھی نہ موتے وہ جاکر گل و صنوبر پر

یہ سیتلا سے ہے غیر نجس کے منہ کا حال
وہ جانتے ہین کہ اولے پڑے ہین گوبر پر

بلند ہو جو کبھی گوزیا کی آواز
نہ نکلے سامنے اُس کے ستار کی آواز

چمن مین پادے اُس رشک گل نے گر یکبار
صبا نے بھی نہ سنی اس بہار کی آواز

آ نہین سکتا ہے گو چرکین ہمارے دکھ کے پاس
موت کا دریا بھرا رہتا ہے اپنے گھر کے پاس

بھری جو ساقی نے چرکین شراب شیشہ مین
دکھائی کیفیت آفتاب شیشہ مین

نہین ہے لینڈی کا اس مست کی مرے دل مین خیال
پری اُتاری ہے یہ لاجواب شیشہ مین

طبیب دیکھ کے اس رشک گل کا قارورہ
سمجھتے ہین کہ بھرا ہے گلاب شیشہ مین

پلایا ساقی نے اسمین ہے شاید یادالون
ہوئی ہے موت سے بدتر شراب شیشہ مین

جو چشم مست کو اس مست کے دیکھے اے چرکین
تو دل ہو دختر رز کا کباب شیشہ مین

پانی جو آبدست کا اُس بت کے ہاتھ آئے
چرکین سڑی ہوں شیخ جی اُس سے وضو کریں

موت کی کھائی ہے یہ تو ساقیا غرہ نہیں
کھانا پینا موتنا ہگنا نہ کیونکر بند ہو
غیر کو لے تو نہ ہمراہ رکاب اے شہسوار
گو میں جو ڈالے گا ڈھیلا چھینٹے کھائیگا ضرور
گومتی میں غیر کو نہلا نہ ساتھ اے بحر حسن

خون سور کا ہے تجھ بن بادہ احمر نہیں
زیست کا جس سے مزا تھا پاس وہ دلبر نہیں
لید اُٹھوانے کے قابل بھی یہ گیدی خر نہیں
شیخ صاحب بخشنا رندوں سے کچھ بہتر نہیں
کم نجس ہے وہ سگ ناپاک جبتک تر نہیں

عمر چرکین کا ہوا گل او بت سر خن چراغ
کیا کریں چہرہ دکھا کوئے دیار حسن میں
شب کو ہگنے کے لئے آیا جو وہ رشک قمر

کھڈیوں میں مہتروں کے گھی کے ہیں روشن چراغ
ای پری رو ہے ترے پیشاب سے روشن چراغ
پائخانے کا نظر آیا ہر اک روزن چراغ

وہ نجس میں پھولوں کے بدلے گل آدم چڑھے
جا ہیئے گوبر کا ای چرکین سر مدفن چراغ

جب سے گئے ہیں کوچۂ دلدار کی طرف
مہتر لسیر کے گوہر دندان جو ہاتھ آئیں
میلہ ہے گوگا پیر کا چھڑیوں کی سیر ہے
جوشِ جنوں میں ہم کو یہ پاس ادب رہا
غیروں سے اور یار سے گہرا ہے آبدست

چرکین نہ جا پھرے کبھی گلزار کی طرف
دیکھوں کبھی نہ موتیوں کے ہار کی طرف
چلیے نواز گنج کی بازار کی طرف
موتے نہ او پری تری دیوار کی طرف
اس حال میں وہ کیا ہو گنہگار کی طرف

چرکین کو مزا بلے سے وہ ہمراہ لے چلے
جائے صبا جو محفلِ دلدار کی طرف

مژدۂ وصل آئے جائے فراق

ہینگ ہگتے ہیں مبتلائے فراق

چرکین کو مزبلے سے وہ ہمراہ لے چلے
جائے صبا جو محفل دلدار کی طرف

مژدۂ وصل آجائے فراق — ہنگ ہگتے ہین مبتلائے فراق
ہگ چلے خون عاشقِ ناشاد — و تمھئے کیا ہوا انتہائے فراق
تیرے بیت الخلا مین رہنے دی — یا تجل واے جورِ ضلائے فراق

اس نے سیکھے اگھوریون کے چلن
کیون نہ چرکین کو آئے کھائے فراق

شیخ جی کو پھر طبیبون نے بتایا ہے عمل — ہو گیا پھر آج کل ان کو خلل سرسام کا

سامنے اسکے نہ کیجیے گفتگو ہرایک سے
گو اچھالے گا بہت چرکین ہر اپنے نام کا

معطر ہو گیا اک گو زمین سارا مکان اپنا — ترا... یہ ہر گل پیرہن ہے عطردان اپنا
ہگنے گر رستم دستان تو ہگدے مارے خطرے کے — غرض اظہار کے قابل نہین ہے وہ نہان اپنا
چلین گے دیکھنے جس روز گو کا پیر کا میلا — بنے گا جھتروں کا ٹوکرا تخت روان اپنا

سخن گوئی کو کرے ترک اذن یدن اب کیجیے
نہین نیا مین اے چرکین کوئی اقبے دران بغام

موت دے گر خنجر مژگان تیرا — سامنا گر نہ سکے رستمِ دستان تیرا
کو... جانان کے جو باشندے ہین آنکلے — باغبان گو ہے کہ بدتر ہے گلستان تیرا

کوئی صیاد مرے چون نہ کرے گلشن مین
گو نہ یہ بند ہوا اے مرغ خوش الحان تیرا

قبض سے اب یہ حال ہے صاحب — پادنا بھی محال ہے صاحب

روتے انسان کو ہنساتا ہے — گوز مین یہ کمال ہے صاحب
شیخ صاحب سر مبارک پر — یہ سڑی سی جو شال ہے صاحب
رند کہتے ہین پھبتیان اس پر — لینڈی کتے کی کھال ہے صاحب

پیو چرکین شراب کھاؤ کباب
اک حرام اک حلال ہے صاحب

یارب کس کو خوش آتی ہے نوائے عندلیب — چپ رہے گلشن مین اتنا گو نہ کھائے عندلیب
بسکہ یکرنگی ہے حسن و عشق مین اے دوستو — گو ہے اس گل کے آتے ہی صدائے عندلیب
درد کا شربت پلا دیوے اگر تو باغبان — گو کی نالی باغ مین ہگ ہگ بہائے عندلیب
اتحاد عاشق و معشوق سے کیا ہے عجب — طفل غنچہ کو جو پاؤن پر ہگائے عندلیب

ڈھیر ہگ ہگ کر گیا ہے اس نے چرکین ہر طرف
ابتو ہے کنج چمن بیت الخلائے عندلیب

نہ آئے ہجر مین کروایا انتظار بہت — اجل نے بھی کئے کنتر غمزے مثل یار بہت
مثل ہے کافی ہے چیونٹی کو موت کا ریلا — ضعیف ہون مجھے ہے جسم آشکار بہت
جہان تھے خرمن گل وان پڑے ہین گو کے ڈھیر — کیا ہے باد خزان نے چمن کو خوار بہت

نہ اپنی لاش کے اُٹھنے کی فکر کر چرکین
حلال خور بہت شہر مین چمار بہت

کل جو تیرے قید گیسو سے چھٹا تھا اے پری — کو بکو گو کھاتا پھرتا ہے وہ دیوانہ آج

جو حال دل کہون کہتا ہے گو نہ کھا چرکین
زیادہ بکنے سے ہوتا ہے درد سر پیدا

اب کی چرکین جو زر کماؤن گا — پائخانہ مین سب لگاؤن گا

موتنے پر کبھی جو آؤن گا
سیر دریا اسے دکھاؤن گا

تیرے گھر سے جواب کی جاؤنگا
موتنے بھی کبھی نہ آؤن گا

پائخانہ مین گر لگے گی آگ
موت موت کر اسے بجھاؤن گا

ہون وہ منصف کہ گو کا پیر کا مین
شہد پر فاتحہ دلاؤن گا

فخر ہوگا ترا مین عاشق ہون
گو بھی گر آپ کا اٹھاؤن گا

فرہاد کی قسم چرکین
لب شیرین پہ زہر کھاؤنگا

غیر تب بولا کہ جب وہ خفا ہو جائے گا
دست پاجامہ مین دہشت سے خطا ہو جائے گا

تو جوانو ضعف پیری پر مری ہنستے ہو کیا
آگے آئے گا یہ دریا کا ہگا ہو جائے گا

بند لنگیا کے نہ بندھوا غیر سے بھی ڈوریا
پاک دامن ہے نجس جوڑا ترا ہو جائے گا

شافہ لیلے قبض کے مارے جو بولا ہے غیر
جو مجھے کاٹے گا کتا باؤلا ہو جائے گا

جانے دی بیت الخلا مین غیر سگ سیرت کو جان
خوب گو اچھلے گا رسوا جابجا ہو جائے گا

پادن پر ہی خاکروب کوٹی جاتا ہے جو غیر
پادسا اڑ جائے گا جب وہ خفا ہو جائے گا

ناز سے بولا دم رخصت نہ آنا پھر کبھی
ورنہ اے چرکین یہ گھر بیت الخلا ہو جائے گا

روز و شب ہگنے سے تم اسکے خفا ہوتے تھے
مہتر و خوش رہو چرکین نے وطن چھوڑ دیا

تھا گرفتاری مین جو خطرہ مجھے بیداد کا
کر دیا بیت الخلا ہگ ہگ کے گھر صیاد کا

یار کے قد کا جو آتا ہے مجھے ہگنے مین دھیان
لینڈی استادہ یہ ہوتا ہے گمان شمشاد کا

مجھ سے رہتا تھا خفا مہتر لپیر ملوا دیا
کیا کرون مین شکر گو کا پیر کی امداد کا

رو برو اعلیٰ کے اسفل سرکشی کرتا نہین
سامنا پھسکی سے ہوسکتا نہین ہے پاد کا

شدتِ دردِ جدائی سے مین گو ہون جان بلب
دھیان ہے اس حال مین بھی اس ستم ایجاد کا

ایک دن بھی دل نہ اُس بت کا لیا قہر ہے
تھا اگر گوزِ شتر نالہ دلِ ناشاد کا

بھر دیئے ہین کھیت بدہضمی سے رنگ گئے شیخ زر
کوئی خواہشمند دہقان نہین ہے کھاد کا

پادنے مین شیخ کیا مجھ سے کرے کا سامنا
مجھ مین اُن مین فرق ہے شاگرد اور اُستاد کا

یہ دعا ہے روز و شب جرکین کی گو گاہ ہیر
مین بھی اب حقہ بنون جا کر الہ آباد کا

خطرہ ہر ایک ترک گو شمشیر سے ہوا
تو ذرہ کا گوز بند ترے تیر سے ہوا

رو یا جو اس کی دست حنائی کی یاد مین
ہر اشک سُرخ خون بواسیر سے ہوا

پیچش کبھی شکم مین کبھی سدے پڑ گئے
حسن دین سے عشق زلف گرہ گیر سے ہوا

قطرہ گرا زمین پہ جو رشک گل بنا
پاخانہ باغ خون بواسیر سے ہوا

گوگل جلا کے سیکڑون سفلی عمل یہ سے
اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا

کون یان وارفتہ ہے خوبان رنگین چال کا
دل شگفتہ ہے زاغ کے بے چال کا

پٹ تو ہاتھ آئی نہین خواجہ سرائے گنہ کی
قہر ہے دنیا مین کتنا اس بُرائے مال کا

فتنہ محشر وہین ہگ ڈالے ماری خوف کے
گر سُنے وہ شور پائے یار کی خلخال کا

... اسکی دیکھکر جرکین ہوئیون باغ باغ
خوشنما ہوتا ہے ایسا پھول کب چھنال کا

لگا کر غیر کے اتنا بھی جیسر کا
بھرا سب ہگ کے پاجامہ اِدھر کا

ہگوڑا کون گذرا ہے اِدھر سے
ٹپا ہے گو سے رستہ بحر و بر کا

ترے اُٹھتے ہی اور رشکِ گلستان
جو آنکھوں نے نہ دیکھا تھا سو دیکھا

ہوا گھورے سے بدتر حال گھر کا
اُٹھا پردہ جو پاخانہ کے در کا

پڑا ہوگا کسی گھورے پہ چرکین
پتہ کیا پوچھتے ہو اس کے گھر کا

چرکین رہا نہ پاس تجھے نام و ننگ کا
سدوں پہ سدے نکلے ہی آتے ہیں متصل
قبض الوصول لے کے بھی دیتا نہیں ہے گو
یاں تک ہیں چرخ سفلہ سے رو باہ بازیاں
گو میں جلیں گی ہڈیاں نادر شخص کی

قائل ہوں اپنے نشہ مے کے ترنگ کا
ہے ... شیخ یا کہ ہے بھرا سرنگ کا
ممسک مزاج ایسا ہے اس شوم شنگ کا
لینڈی سے گوز بند ہے شیر و پلنگ کا
انجام ہے یہ ظالم پر ریو ونگ کا

سُر سیکھنا نہ تو کبھی گیند ھار کے سوا
چرکین اگر ہو شوق تجھے راگ و رنگ کا

تھے مقید اے جنوں بیت الخلائی یار میں
جانہ اہل آبرو کو دے کبھی گندہ مزاج

گوز کے مانند نکلے اپنا چھٹکارا ہوا
حوض پاخانے میں کب تعمیر قصہ آرہ ہوا

گھورنے گھورے پہ اک مہتر پسر کو جائیگا
گر کبھی چرکین کو منظور نظارہ ہوا

رند ہر اک مارے خطرہ کے مؤدب ہوگیا
بے ادب چرکین سے مہتر پسر جب ہوگیا
پڑ گیا مہتر پسر کے چاند سے منہ کا جو عکس
رفع حاجت کے لئے آیا جو پاخانہ میں یار
باغ باغ عاشق ہوی لینڈی خوشی سے ہوگئی

محتسب کے آتے ہی میخانہ مکتب ہوگیا
ہوگئی حاجت روا مقصود دل سب ہوگیا
چاہ مبرز بے تکلف چاہِ نخشب ہوگیا
گھورا گھاری ہی میں حاصل نیا مطلب ہوگیا
خرمن گل پر تمہارے دسترس جب ہوگیا

خدمتِ بیت الخلا غیر نجس سے چھٹ گئی
چھن گئی جاگیر اس کی ضبطِ منصب ہو گیا

بیٹھنا بیت الخلا مین غیر کو کب تھا نصیب
دستگیری سے تمہاری اب مقرب ہو گیا

چون نہ کی گھوسن کے آگے ہم نے رعبِ حسن سے
اپنا خاموشی ہی مین سب عرض مطلب ہو گیا

چھوڑ دی ٹکھڑے پہ جبدم زلفِ شبگون یار نے
وصل کا بھی روز چرکین ہجر کی شب ہو گیا

وصفِ گیسو پر دلِ چرکین پھر مائل ہوا
پھر یہ گو عنبر بنا سب کا پسندِ دل ہوا

گوہا چھی چھی پہ مزاجِ یار پھر مائل ہوا
پھر سگِ سیرت کی صحبت مین جو وہ داخل ہوا

گو اُٹھانے پر دلِ اغیار پھر مائل ہوا
یار بیت الخلا مین آگے پھر داخل ہوا

غیر پھر دوڑا ہوا آتا تھا ہگتا پادتا
پھر غبارِ گوزِ جانان موت گو سے گل ہوا

غیر جبدم پادتا ہے سنکے ہنستا ہے وہ طفل
اسکے آگے اس کا دمڑی کی چھچھون ہوا

چرک دنیا سے نہو کچھ پاک طینت کو خطر
گو کے پڑنے سے بھلا تا پاک کب مجنون ہوا

آئی ہے رنگین بیانی پر اگر چرکین کی طبع

نہ دین ہم نجس لینڈی کو کتون کو بھی
ہمارے ہی ہے استخوان کی تلاش

یقین ہے کسی دن ہگائیگی ہینگ
نہین یارِ ناصہربان کی تلاش

کسی کے بھی روکے سے رُکتا ہے گوز
پھرے جا کے خالی جہان کی تلاش

محلہ مین چرکین کے موجود ہین
اگر آپ کو ہے مکان کی تلاش

میکدے سے نہ غرض ہمکو نہ بتخانہ سے
مجکو چرکین ہے شب و روز دریا رسی ربط

ساغری جرتی ہو ساقی جب یہان اگئی ہی شمع
تیرے رُخ کے سامنے پروانہ بنجاتی ہی شمع

گو نہ ہے غیر جنس کا پاکہ آندھی روگ ہے
محفل رشک چمن مین گنجو ہو جاتی ہی شمع

آئی کس حسرت لپسر کے ساتھ یمین تن کی یاد
بزم گھورا الینڈ کی صورت نظر آتی ہی شمع

اسقدر وحشت کدہ اپنا سیہ خانہ ہوا
جان کے خطرہ سے اے حیرکین گھراتی ہی شمع

کیا خطا حیرکین کی ثابت کی جو کہتے ہو برُا
ہر گھڑی کی گوہا بھی جان من بہتر نہین

گلستان دہر مین تجھ سا کوئی گلرو نہین
تو وہ غنچہ لب ہی جسکے پاس بھی بدبو نہین

مین وہ مجنون ز خود رفتہ ہون نظرو نین مری
خال رخسار پری ہے وہ بشکل آہو نہین

بزم جانان مین نکل جاتا ہی رک سکتا نہین
کیا کرون ناچار ہون کچھ گو نہ پر قابو نہین

خانقہ مین پادتا پھرتا ہی بدہضمی سی شیخ
اور کہتا ہے بہت کھانے کی مجھکو خو نہین

جانتا ہے آپ کو گھورہ سے بھی ناچیز تر
سچ تو ہے حیرکین سا کوئی بھی گودہ گو نہین

پڑا رہ تو بھی اے حیرکین جا کر پا یخانہ مین
وہ بت آئے گا ہگنے کو مقرر پا یخانہ مین

تازہ مضمون ہر گل آدم گل مضمون ہوا

بے یار سیر کو جو مین گلزار تک گیا
دامن پہ گل کے ... کی رنگت کا شک گیا

کیا تھے پہاڑ منزل صحرا سے نجد مین
دو چار کوس بھی نہ چلا قیس تھک گیا

ہگتا تھا غیر کوئے صنم مین گیا جو مین
بن دھوئے ... خوف سی میرے کھسک گیا

پی مین نے جا کے ہمرہ جانا جو کل شراب
ہگ مارا پائجامہ مین ایسا بہک گیا

نشو و نمائے باغ ہو چرکین کے فیض سے
دی کھاد جس درخت کی جڑ مین پھیک گیا

جدا اُچھلے گا خوش ہوئین گے اغیار جدا
تیغ نے خوف سے رندون کے یہ ہگ ہگ مارا
دست رس ہاتھ تلک بھی ... کیسا
دونہ کھاد عوی بیجا یہ ہے او کبک دری

سر چرکین نہ گرا دو قاتلِ خونخوار جدا
جبّہ آلودہ جدا گو سے ہے دستار جدا
پہلوئے یار سے ہوتے نہین اغیار جدا
تیری رفتار الگ یار کی رفتار جدا

جب سے چرکین نہانے کو گیا دریا پر
گو اُچھلتا ہے پڑا آر جدا پار جدا

شب کو پوشیدہ جو آنکھون سے وہ مہپارہ ہوا
کھانے سے افیون کے نوبت یہ پہونچی شیخ کی

پھٹکیان گو کی مرے آگے ہر ایک تارہ ہوا
اسقدر پیٹ آپ کا پھولا کہ نقارہ ہوا

پائخانہ کی مجھے ہوتی ہے جس دم احتیاج
جو کہ اسمین ہے کہان ایسی ہے اسمین آب و تاب
کشتی ہستی ہی مین بھی ہین کس قدر مشہور ہون

کون جاوے دور ہگ دیتا ہون بستر کے پاس
موت کے قطرے کو رکھ دیکھو مری گو کے پاس
کھلو لینے باغبان آتے ہین مجھ مہتر کے پاس

دل مین جب آئے گا چرکین ہگ رہین جا کے ہم
کچھ نہین ہے دور گھوڑا ہے ہمارے گھر کے پاس

عبث کھاد اے باغبان کی تلاش
گئی فصلِ گل رائگان کی تلاش

چلی آتی ہے بو عنبر کی ہر ایک کی لینڈیا مین
نصیب دشمنان انسان کو ہو جاتی ہے بیماری

کھلی کس گل کی زلفِ معنبر پائخانہ مین
نہ جایا کیجئے صاحب کھلے سر پائخانہ مین

تیرے پیشاب کی دھار یا ابر نیسان ہے
نظر آتی ہین بوندین مثل گوہر پائخانہ مین

ہوا ہے پائخانہ قبض خون سے گلشن
بنی ہین لیڈیان رشک گل تر پائخانہ مین

حیا کو کر کے رخصت کھول دیتی ہین وہ پاجامہ
عنایات و کرم ہوتی ہین ہمپر پائخانہ مین

کرین نظارہ اسکے حسن کا ہر لحظہ اے حیرکین
اگر رہنے دے چرخِ سفلہ پرور پائخانہ مین

ہگدے اگرچہ وہ بت بے پیر ہاتھ مین
ے گو کا بوسہ عاشق دلگیر ہاتھ مین

اس دھج سے شیخ پھرتے ہین گلیون مین شہر کی
بوتل بغل مین مے کی ہے خنزیر ہاتھ مین

از بسکہ اسکی زلف کا ہگنے مین بھی ہے دھیان
پاخانہ مین ہے پاؤن کی زنجیر ہاتھ مین

کیا حال مجھ ہگوڑے کا ہمدم ہو پوچھتے
گو ہیل پری کی رہتی ہے تصویر ہاتھ مین

رستم کا خوف سے وہین پیشاب ہو خطا
عریان جو دیکھے یار کی شمشیر ہاتھ مین

خوف صنم سے جو یہ زمیندار ہگتے ہین
دیتے ہین پیشگی زر جاگیر ہاتھ مین

رہتا ہون گو کی طرح سے اسواسطے چھپا
دیکھے نہ غیر تا تری تصویر ہاتھ مین

حیرکین شوقِ زیب ہے پاخانہ مین اسے
ہگنے مین لی ہے زلف گرہ گیر ہاتھ مین

رندو نہ لاؤ شیخ کی شیخی خیال مین
خصلت ہے گو کے کھانے کی اس سگ خصال مین

پاوے اگر وہ غنچہ دہن تو ملا رہو
کیا لائے بلبلون کا ترانہ خیال مین

بیت الخلا مین یار نے کی دعوت رقیب
یہ جا نو کچھ ضروری ہے کالا ہے دال مین

بلبل تو جانتی بھی نہین بیر کی بھی بو
بو سیب کی ہے یار کے پھولون سے گال مین

ڈاڑھی کو اپنی شیخ تو پیشاب سے منڈا
آزاد رند پھنستے ہین کب ایسے جال مین

کھلواؤ تا رقیب پہ دوڑا اسہال ہو
گو تل کے پادے آم پڑے ہون جو پال مین

چرکین نے جب سے سونگھی ہے وہ زلف مشک بیز
عنبر کو تب سے باندھا ہے گو کی مثال مین

کالک لگے نہ ریش سفید جناب مین
ہے محتسب حرام کا تکا حلال خور
افسانہ میرے دیدۂ گریان کا سنتے ہی
بولا گیا ہی قبض کے مارے رقیب گر
پیشاب کرکے ٹھیکرے مین دیکھے اپنا منھ

اے شیخ جی ملائیے نورا خضاب مین
دو موت کو ملا کے شراب و کباب مین
ڈر ڈر کے موت دیتے ہین اغیار خواب مین
حقنہ کرین ملا کے دھتورا گلاب مین
اس رُخ سا ہے فروغ کہان آفتاب مین

چرکین عدم کی راہ لے کب تک لڑے گا یان
عالم ہے مزبلے کا جہانِ خراب مین

کیا دور ہے کہ اسفل علی کو مارتے ہین
عمامہ چلکے سر سے زاہد کے مارتے ہین
شدت یہ قبض کی ہے بیتاب ہو کے ہر دم
اُس گل کی سوکھی لینڈی جب دیکھتے ہین بلبل
طرفہ یہ ماجرا ہے بیت الخلا کے اندر

شیرون کی طرح لینڈی کتے ڈکارتے ہین
اس گو کے لوکرے کو سر سے اُتارتے ہین
گھُڈی یہ شیخ صاحب سر دی دی مارتے ہین
گلبرگ ترک اس سے ساقی اُتارتے ہین
لے لے کے نام میرا ہر دم پکارتے ہین

پریان ہین کیا بلائین افسون پڑھکے چرکین
شیشے مین دیو کو بھی انسان اُتارتے ہین

قبلہ رو منجانہ ہے مین موتنے جاؤن کہان
آج آگے آنکھون کے گردشِ پیری کی یاد تی
باؤلی قمری ہے سوجھی موت کی کیلا دھار کہ
بار گیسو صنم ہے کی بجا ہم سے ...

گر نہ موتون شیخ کے منھ مین تو پھر موتون کہان
ہمسری آئی ہے کرنے گردشِ گردون کہان
سرو کنڈا سا کہان اسکا قدِ موزون کہان
... گو بھی نہین ہے دولتِ قارون کہان

نیارہ یان بن کر نہین آیا ہی حیرکین تنگ ہون
زر کمانے رفع حاجت کے لئے جاؤن کہان

آجاتی ہی طاقت ترے بیمار کے تن من
ہگتا ہے گل اندام مرا جاکے چمن مین
جھوٹے تو کیا کرتے ہین عشاق سے وعدے
اسہال کی شدت سے موا تیرا جو بیمار

گو گھول کے تیرا جو چواتے ہین دہن مین
گھورے پہ نہ گھڈ بین گڑھیا مین نہ بن مین
لوگو کی ملانے لگے غنچے سے دہن مین
غسال کو خطرہ ہے کہ ہگدے نہ کفن مین

لازم ہے یہ حیرکین اگر ابجھیلون نے بیٹھے
ٹٹنے کے عوض گو کو ملین اسکے بدن مین

دیکھا مہتر پسر کی ہو نہین صورت خوابمین
کونسی گھیل پری کے عشق مین دیوانہ ہون
سامنے رندونکے جون کرتا نہین ظاہر شیخ
ہنگ ہگتا ہون شب فرقت مین آٹھون پہر

گو اچھلنے کی رہا کرتی ہی صحبت خواب مین
رات بھر مہتر دکھاتے ہین نجاست خوابمین
نکے شیطان اپنی دکھلاتا ہی صورت خوابمین
ایک شب تو آ صنم بہر عیادت خواب مین

کھیت مین حیرکین آئے رکھون گل تر کی طرح
آکے بھوسے سے کرے گر وہ عنایت خوابمین

دست آتے ہین اگر مجکو تو اسکا غم نہین
ہجر مین صحن چمن گھورے سے مجکو کم نہین
بسکہ ضعف یار سے رہتا ہی استمنا تجھے
وقت تنہائی صدا آتی ہی اسکی کان مین

یعنی بدہضمی مری جلاب سے کچھ کم نہین
پھٹکیان ہین گل نہین پیشاب ہی شبنم نہین
کونسا دن ہے جو پائجامہ ہمارا نم نہین
گو زسا دنیا مین کوئی بھی سراسر کم نہین

اگر تم نے سنا ہو گا جغل بندہ وہ ہے
عشق دنیا مین مجھے غیر از گل آدم نہین

پائے خانہ مین رہا کرتے ہین — گو کے مضمون بندھا کرتے ہین

اے پری جو ترے دیوانے ہین — تنکے گھورے پہ چنا کرتے ہین

... سے آتا ہے بواسیر کا خون — لعل و یاقوت ہگا کرتے ہین

سامنے جاتے ہی ہم قاتل کے — خوف سے پاد دیا کرتے ہین

چاہیئے رکھین وہ ہگنے کی بھی جا — جو کہ پاجامہ سیا کرتے ہین

ملتے ہین پاؤن تلے چرکین کو
مہربان آپ یہ کیا کرتے ہین

ہے وہ گلرو یاسمن تو گلشن ایجاد مین — نکہت گل سے سوا خوشبو ہے جسکے پاد مین

شاخ گل پہ باغ مین لاسا لگاتا ہے عبث — بیٹ بلبل کی نہ بھر جائے کف صیاد مین

جلوہ فرکو نسا گلرو ہوا گھوری پہ آج — خرمن گل کا نظر آتا ہے عالم کھاد مین

پائخانہ میرے آنے سی بجا ہی جان جان — نیار یا ہی خاکروبون کی ہو وہ اولاد مین

دم مین بھر دیتی ہے وہ زخم دہان خار کو
مرہم زنگار کا چرکین اثر ہے کھاد مین

جو اختر دن پہ ترے بن نگاہ کرتے ہین — تو گو کی پھٹکیونکا اشتباہ کرتے ہین

مزا نیا ٹھیکرے مین موت کے ذرا چکھین — برابری تری کیا مہر و ماہ کرتے ہین

جو غیر پادتے ہین گوش دل سی سنتے ہین آپ — خیال ادھر نہین ہم آہ آہ کرتے ہین

چمن مین اس کو املتاس کا سمجھتے ہین دست — جو ہجر مین سوے سوسن نگاہ کرتے ہین

نہ بادہ خواری سے کر منع گو نہ کھا اے شیخ — تجھے ہے فکر عبث ہم گناہ کرتے ہین

جو دھار موت کی اک مارتے ہین ہم اے ابر
ابھی یہ کشتی اگر دون تباہ کرتے ہین

نہین پدوڑا کوئی مجھسا دوسرا چرکین
پدوڑون کا تجھے ہم بادشاہ کرتے ہین

سدے افیونیون کے گھول کے چسکی پی لو
شیخ صاحب نہین گر نشۂ تریاک نہین

موت کے حوض مین کس طرح نہ ڈوبے چرکین
میر مچھلی کی طرح سے تو وہ پیراک نہین

گلِ آدم مری قسمت نے بنایا مجکو
یاد دریا مین جو ہگنا تڑا آیا مجکو
عشق ... کا نہین یار کے دلکو میری
لتھڑے ہوے کتے کی ہو تم ای شیخ
مہترانی کا اُٹھانے مین ہوا ہی دم بند

ہاتھ گیا پادُون کسی نے نہ لگایا مجکو
موج نے لینڈیون کی طرح بہایا مجکو
حوض مین گو کے نصیبون نے گرایا مجکو
آپ کا خرقۂ پشمینہ نہ بھایا مجکو
ایک بھی دست جو کُھل کر کہین آیا مجکو

کوچۂ یار مین چرکین پڑا کہتا ہے
گو سمجھ کر بھی کسی نے نہ اُٹھایا مجکو

کوئی اُتنا بھی نہ جائے طعن خاص و عام ہو
میکدے مین ہو گذر مجھسے ہگوڑے کا اگر
اک بُتِ بستہ دہن کی چشم کا بیمار ہون
ہجر مین ساقی کرے مجکو جو تکلیف شراب
پائخانہ مین جو گزرے زلف شبگون کا خیال
چشم کی گردش دکھائی تجکو وہ دریائے حسن

روم مین پادے کوئی چرکین ہمارا نام ہو
موت سے شیشہ ہو پر لبریز گو سے جام ہو
میرے حقنون مین طبیبون روغنِ بادام ہو
بول صفراوی سے بدتر بادۂ گلفام ہو
صبح کو ہگنے جو بیٹھون ہگتے ہگتے شام ہو
حوض تیری ... بھی اے گردشِ ایام ہو

ضبط آہِ نیم شب سے بیقراری کیا عجب
جب کہ ہو بند آدمی کا گوز بے آرام ہو

چارون چرکین کی ہو جسکے مکان مین بود و باش
گو سے آلودہ در و دیوار و سقف و بام ہو

گو کھانا خالی دنیا ہی قاتل کے وار کا
سینہ ہی کر سپر جو میسر سپر نہ ہو

رسوا کیا ہے نالہ نے جس طرح غیر کو
بدنام یاد کر بھی کوئی اس قدر نہ ہو

علاج آپ کا ٹھہرا ہے شیخ جی
یہ درد سر کرو تو کبھی درد سر نہ ہو

لوکری گو کی ترازو لسے منگوالون
گل بٹھانا مجھے مطلوب جو دلدار کا ہو

وقت پیشاب جو دھیان آئی تری دانتوں کا
موت کی بوند مین عالم در شاہوار کا ہو

یاد تے یاد تے مر جائے وہ ہگ ہگ مارے
نہ رہی رستم بھی اگر یار کی تلوار کا ہو

آکے گھورے پہ کھڑا ہو جو مرا رشک بہار
گل آدم مین بھی نقشہ گل گلزار کا ہو

اسکو اے ترک بجھا لا کے گدھے کا پیشاب
نہ بچے وہ کہ جو زخمی تری تلوار کا ہو

ہجر مین آور ہا بستر غم پر ہے یہ اپنا احوال
جس طرح گو سب عالم کسی مردار کا ہو

موجین لینڈی کی طرح اسکو بہا لیجائین
عزم چرکین کا اس یار سے اُس پار کا ہو

...... کا رنگ جو اے گل نظر آیا مجھکو
دیکھکر جلنے لگے بلبل شیدا مجھکو

بلبلے نامردی مرا ہو گیا پیشاب خطا
گل بُندیلے نے جو ہین گھوری پہ گھورا مجھکو

اسکے در ہی پہ ہگا مین نہ اٹھا پر نہ اُٹھا
پائخانہ کا ہوا رات جو خطرا مجھکو

گوز کی سنکے صدا گل کا ہے پیشاب نہ لا
ہگ دیا بس وہین بلبل نے جو دیکھا مجھکو

ایسی یکی یاد پہ کیا کرتا ہون پیشاب اے شیخ
عشق چرکین کا نہ چھوٹے گا نہ ہگوا مجھکو

تمام شد

ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء باہتمام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لکھنؤ مین چھپا

مختصر فہرست نامی پریس بکڈپو لکھنؤ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
عنوان نعمان معروف		تعویذ سلیمانی	۲۰/	مثنوی گلزار نسیم		اشک خون یا اولاد مینا	۳
به خوان نعمت	۸/	باقیات صالحات	۱۰/	معه مقدمه	۶/	عمیر و ریحانه	۲
جنتری صد ساله	۸عہ	مفید الاجسام معه فوائد نکہ	۳۰/	گلدسته یوسفی	۸/	رشید زہره	۲
جنتری پنجاه ساله	۱۲/	عملیات نادره	۲۰/	خون جگر یا نیلوفر	۳/	رہبر	۲
مناجات مقبول	۶/	طلسمات عجائب	۲/	دلبر	۴/	عثمان و مریم	۸
فرسنامه مع علاج الفیل	۸/	اعجاز محمدی	۲	خورشید بہو	۳/	جفائے حسن	۴
قصص الانبیا کلان	۶/	بحر طلسم	۱۰/	ماریه سلطانه	۴/	خواب عبرت	۲
مسدس حالی	۸/	اعجاز عیسوی	۳	جذبه حسن	۴/	خونی رقیب	۸
مجموعه میزان الطب اردو	۱۰/	تعبیر نامه خواب		منصور اور خورشید جمال	۳/	معشوقه عرب	۱۲
علاج الغربا اردو	۱۲/	مع فالنامه	۲/	سعید و زکیه	۳/	ترکی دولہن	۴
طب احسانی	۳/	کاشف اسرار خواب	۱/	محل خانه شاہی	۶/	سلیم و مہرالنسا	۳
کالونچه ترجمه قانونچه	۸/	دیوان غالب معه		اسرار امریکه	۴/	خون آرزو	۳
موضح القانون	۱۲/	فوٹو	۶/	پیرا اسرار شہزادی	۶/	فریب حسن	۱
تشریحات شمسیه	۱۰/	دیوان ذوق		انگریزی ڈاکو	۶/	شیل نتی	۲
نقش سلیمانی	۲۰/	معه مقدمه	۶/	طلسمی فواره	۱۲/	معرکه سومنات	۱۲
مجربات سلیمانی	۲۰/	مثنوی میر حسن	۲/	پیرا اسرار دولہن	۲/	مثنوی قلق	
بیاض سلیمانی	۲/	مع مقدمه	۶/	جفائے ناز	۳/	معروف طلسم الفت	۲

المشتہر

مینجر نامی پریس بکڈپو لکھنؤ